R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفتہ روزہ — حیدرآباد

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS — Urdu Weekly Hyderabad.

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

www.falaknumanews.in

۲۱/ اکتوبر ۲۰۲۵ء — DATE:21-10--2025 — جلد(13) — شمارہ(39) — قیمت ایک روپیہ — صفحات(4)

بی آر ایس، بی جے پی کی بی ٹیم، جوبلی ہلز میں ووٹ تقسیم کرنے کی سازش: چیف منسٹر ریونت ریڈی کا الزام

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے بی آر ایس کو بی جے پی کی بی ٹیم قرار دیتے ہوئے الزام عائد کیا کہ جوبلی ہلز ضمنی چناؤ میں دونوں پارٹیاں مذہب کی بنیاد پر ووٹ تقسیم کرنے کی سازش کررہی ہیں لہذا عوام کو دونوں پارٹیوں سے چوکس رہنا چاہئے۔ چیف منسٹر آج تاریخی چارمینار کے دامن میں راجیو گاندھی سدبھاونا یاترا یادگاری کمیٹی کے زیر اہتمام تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ آنجہانی راجیو گاندھی نے 1990 میں تاریخی چارمینار سے سدبھاونا یاترا کا آغاز کیا تھا جس کی یاد میں ہر سال تقریب منائی جاتی ہے اور نمایاں خدمات پر کسی شخصیت کو راجیو گاندھی سدبھاونا ایوارڈ سے نوازا جاتا ہے۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے سابق مرکزی وزیر سلمان خورشید کو راجیو گاندھی سدبھاونا ایوارڈ پیش کیا۔ اس موقع پر خطاب میں چیف منسٹر نے بی آر ایس اور بی جے پی کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ دونوں میں خفیہ مفاہمت ہوچکی ہے اور وہ مذہب کی بنیاد پر ووٹ تقسیم کرنا چاہتی ہیں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ 2024 لوک سبھا انتخابات میں 8 حلقہ جات میں بی آر ایس نے بی جے پی کی کامیابی میں مدد کی اور ان حلقہ جات میں بی آر ایس کو ضمانت بھی حاصل نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی چناؤ میں بی آر ایس کو 37 فیصد ووٹ حاصل ہوئے تھے لیکن ایک سال بعد لوک سبھا چناؤ میں بی آر ایس کا ووٹ فیصد گھٹ کر 15 فیصد ہوگیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ 22 فیصد ووٹ آخر کہاں گئے؟ چیف منسٹر نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جوبلی ہلز میں دونوں پارٹیوں کی سازش کو ناکام بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ پسماندہ طبقات کو تحفظات کی فراہمی میں دونوں پارٹیاں رکاوٹ بن چکی ہیں۔ چیف منسٹر نے جدوجہد آزادی میں مہاتما گاندھی کے رول کا ذکر کیا اور کہا کہ مہاتما گاندھی کے بعد اندرا گاندھی اور پھر راجیو گاندھی نے ملک کی ایکتا اور یکجہتی کے لئے اپنی جان قربان کی۔ چیف منسٹر نے سابق مرکزی وزیر سلمان خورشید اور ان کے خاندان کی ملک کے لئے نمایاں خدمات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ سلمان خورشید کے دادا ڈاکٹر ذاکر حسین نے مہاتما گاندھی کے ساتھ کام کیا تھا اور وہ ملک کے صدر جمہوریہ کے عہدے پر فائز ہوئے۔ سلمان خورشید کے والد خورشید عالم خاں بھی مرکزی حکومت میں شامل رہے اور انہوں نے اندرا گاندھی کے ساتھ کام کیا۔ سلمان خورشید کو اندرا گاندھی، راجیو گاندھی، سونیا گاندھی اور راہول گاندھی کے ساتھ کام کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کا شاید ہی کوخاندان ایسا ہے جس کی تین نسلوں نے ملک کے لئے خدمات انجام دی ہیں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ راجیو گاندھی سدبھاونا ایوارڈ کے وقار میں سلمان خورشید نے اضافہ کردیا ہے اور سلمان خورشید کو ایوارڈ سے ملک بھر میں ایوارڈ کی اہمیت میں اضافہ ہوا۔ چیف منسٹر نے 21 سال کے نوجوانوں کو اسمبلی اور پارلیمنٹ کے لئے مقابلہ کرنے کی اجازت دینے دستوری ترمیم کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ راجیو گاندھی نے ووٹ دینے کی عمر کو 21 سے گھٹا کر 18 کردیا تھا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ جب آئی اے ایس اور آئی پی ایس عہدیدار کم عمری میں ملک کو چلا سکتے ہیں تو پھر 21 سال کی عمر میں نوجوانوں کو الیکشن لڑنے کا حق دیا جانا چاہئے۔ تلنگانہ اسمبلی میں اس سلسلہ میں جلد قرارداد منظور کی جائے گی۔ چیف منسٹر نے سلمان خورشید سے خواہش کی کہ وہ کانگریس ورکنگ کمیٹی سے منظوری حاصل کرکے دستوری ترمیم کی ذمہ داری قبول کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے سماجی انصاف کی فراہمی کے لئے ایس سی زمرہ بندی اور طبقاتی سروے کی کامیاب تکمیل کی۔ وزیر آبپاشی اتم کمار ریڈی نے صدارت کی۔ صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ نے تاریخی چارمینار کے دامن میں قومی پرچم لہرایا۔ تقریب میں وزیر مال پی سرینواس ریڈی، رکن اسمبلی مدن موہن، رکن کونسل بی وینکٹ، نائب صدر نشین پلاننگ بورڈ ڈاکٹر جی چنا ریڈی اور دیگر قائدین نے شرکت کی۔

ہفتہ روزہ
فلک نما نیوز
حیدرآباد

FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad

سرسید احمد خان: علم، بصیرت اور اصلاحِ قوم کے پیامبر

سترہ اکتوبر 1817 کو پیدا ہونے والے سرسید احمد خان ایک دوراندیش اور روشن خیال شخصیت تھے۔ وہ اس وقت کے ہندوستان میں پیدا ہوئے جب مسلم معاشرہ 1857 کی جنگ آزادی کے بعد شدید پسماندگی، خوف اور تعصب میں مبتلا تھا۔ اس دور میں زیادہ تر لوگ مذہب کو رسوم و رواج کے ساتھ جوڑ کر عقل اور سائنسی سوچ کو نظرانداز کردیتے تھے۔ سرسید احمد خان نے اپنے وقت کی سماجی اور تعلیمی خرابیوں کو سمجھا اور یہ جان لیا کہ مستقبل میں ترقی وہی کرپائے گا جو سائنس، ٹیکنالوجی اور جدید تعلیم میں مہارت حاصل کرے گا۔ انہوں نے انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم کے طور پر قبول کیا اور اس کے لیے خود پر ہونے والی تنقید کی پروانہ کی۔ ان کا عزم اور دوراندیشی آج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وجود میں زندہ ہے، جو ان کے درست ہونے کی واضح گواہی ہے۔ سرسید احمد خان صرف ایک تعلیمی مصلح نہیں تھے بلکہ ایک فکری رہنما بھی تھے۔ انہوں نے ہمیشہ عقل و استدلال کو اندھی تقلید کے مقابلے میں مقدم رکھا۔ انہوں نے مذہبی اور ثقافتی جذبات میں پڑنے والے تعصّبات کی نشاندہی کی اور لوگوں کو سمجھایا کہ جذباتی وابستگی ترقی میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ ابتدائی طور پر سرسید مقامی زبانوں میں تعلیم کے حامی تھے لیکن ان کے 1869–70 کے انگلینڈ کے دورے نے ان کے نظریات کو تبدیل کردیا۔ وہاں کے تعلیمی اداروں اور نظام تعلیم نے انہیں یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ جدید تعلیم اور انگریزی زبان کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے مدرسۃ العلوم قائم کیا، جو 1877 میں 'محمڈن اینگلو اورینٹل کالج' میں تبدیل ہوا اور آخرکار 1920 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے روپ میں پھلا پھولا۔ 'ایم اے او کالج' نے طلبہ کو جدید تعلیم دی اور اس میں غیر مسلم طلبہ کو بھی داخلہ دیا گیا، جس سے یہ پیغام گیا کہ علم اور ترقی میں فرقہ بندی کا کوئی مقام نہیں۔ سرسید احمد خان کی جدوجہد آسان نہیں تھی۔ انہیں مذہبی رہنماؤں اور قدامت پسند طبقے کی طرف سے شدید تنقید، الزام تراشی اور بعض اوقات توہین کا سامنا کرنا پڑا۔ ان پر الزام لگایا گیا کہ انگریزی تعلیم مسلمانوں کو دین سے دور کرے گی مگر سرسید نے ہر رکاوٹ کے باوجود اپنی کوشش جاری رکھی۔ انہوں نے تعلیم کے فروغ کے لیے کمیٹی بنائی اور عوامی شعور بیدار کرنے کے لیے مسلسل کام کیا۔ سرسید احمد خان نے قومی ہم آہنگی کے لیے بھی اپنی زندگی وقف کی۔ انہوں نے ہندو اور مسلمان کو' قوم کی دو آنکھیں' قرار دیا اور کہا کہ اگر ایک آنکھ ضائع ہوجائے تو ملک بدصورت ہوجائے گا۔ پٹنہ میں 1883 اور گرداسپور میں 1884 میں دی گئی تقاریر میں انہوں نے مسلمانوں، ہندوؤں اور عیسائیوں کو ایک ہی وطن کے شہری قرار دیا اور مذہبی اختلافات کو سیاسی یا قومی اہمیت دینے سے منع کیا۔ انہوں نے بین المذاہب احترام کے اصولوں کو فروغ دیا، حتیٰ کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر گائے کے ذبیحے کے خلاف بھی انہوں نے رواداری اور امن کا پیغام دیا۔ ان کی قائم کردہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) سے فارغ التحصیل شخص اعتماد سے لبریز اور اپنے میدان کا ماہر ہوتا ہے۔ وہاں کے ہاسٹل میں رہنے کی وجہ سے وہ سادگی پسند اور ذات پات کے اختلاف پر یقین نہیں کرتا۔ اتنا ضرور ہے کہ علیگیرین ہندوستان کے ہر شہر بلکہ بیرونِ ملک بھی اپنی الگ شناخت قائم کرلیتے ہیں، لیکن اس میں بھی ملک وملت کے لیے فکر اور خدمت کا جذبہ غالب رہتا ہے۔ یہ براہ راست ثبوت ہے کہ سرسید احمد خان کا وژن آج بھی زندہ ہے اور ان کی تعلیم و تربیت کی روشنی میں نوجوان طبقہ بہتر انسان، بہتر شہری اور محقق بن رہا ہے۔ سرسید احمد خان کے فکری اور تعلیمی اصول آج بھی ہم سب کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ انہوں نے ہمیں سکھایا کہ ترقی، سائنس اور ٹیکنالوجی کے حصول کے لیے جدید تعلیم لازمی ہے، مگر عقل، اخلاقیات، انسانیت اور رواداری کے بغیر کوئی بھی معاشرہ حقیقی معنوں میں ترقی نہیں کرسکتا۔ ان کی بصیرت، ثابت قدمی اور خدمت کا جذبہ آج بھی نوجوانوں اور طلبہ کے لیے مشعل راہ ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی کہا تھا کہ سرسید احمد خان ایک ایسا اصلاحی رہنما تھے جو مذہب اور سائنسی سوچ کو بغیر کسی بنیاد پرستی یا تعصب کے ہم آہنگ کرنا چاہتے تھے۔ وہ نہ تو کمیونٹی کی حد تک محدود تھے اور نہ ہی کسی فرقہ وارانہ ایجنڈے کے حامی۔ ان کی زندگی اور کام ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ مذہبی اختلافات کے باوجود معاشرتی اور قومی ترقی ممکن ہے۔ آج 17 اکتوبر کو نہ صرف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بلکہ پوری دنیا میں سرسید ڈے یا عیدِ علیگ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ دن صرف ایک تعلیمی ادارے کی بنیاد کی یاددہانی نہیں، بلکہ علم، فکری آزادی، رواداری اور انسانی خدمت کے اصولوں کا عالمی دن بھی ہے۔ سرسید احمد خان کی تعلیمات اور بصیرت ہمیں ہمیشہ یاد دلاتی ہیں کہ ترقی کا راستہ عقل، علم اور انسانیت کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

بہار میں مہا گٹھ بندھن کی شاندار کامیابی یقینی: سرینواس ریڈی

الیکشن آبزرور کے طور پر پٹنہ کا دورہ، کانگریس امیدوار کی انتخابی مہم میں حصہ لیا

حیدرا ?باد۔ بہار میں کانگریس پارٹی کے الیکشن ا?بزرور وزیر مال پی سرینواس ریڈی نے دعوی کیا کہ اسمبلی چناو ? میں مہا گٹھ بندھن کو کامیابی حاصل ہوگی۔ کانگریس، ا?ر جے ڈی اور بائیں بازو جماعتوں پر مشتمل محاذ فیصلہ کن کامیابی حاصل کرے گا۔ سرینواس ریڈی نے پٹنہ میں کانگریس کی انتخابی مہم میں حصہ لیا اور مقامی قائدین کے ساتھ اجلاس منعقد کیا۔ انہوں نے مغربی چمپارن ضلع کے نوتن اسمبلی حلقہ سے کانگریس امیدوار امیت گری کے پرچہ نامزدگی ادخال کے موقع پر شرکت کی۔ سرینواس ریڈی نے کانگریس امیدوار کے حق میں مختلف گروپ میٹنگس سے خطاب کیا اور کہا کہ لوک سبھا میں قائد اپوزیشن راہول گاندھی نے بہار میں ووٹ چوری کو بے نقاب کرتے ہوئے عوام کو باشعور بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جے ڈی یو۔ بی جے پی حکومت کی ناکامیوں کے نتیجہ میں مہا گٹھ بندھن کی کامیابی یقینی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات سے عین قبل لاکھوں خواتین کے بینک اکاو ? نٹس میں رقومات کی منتقلی اس بات کا ثبوت ہے کہ جے ڈی یو اور بی جے پی کو شکست کا یقین ہوچکا ہے۔ رقومات کی منتقلی کے ذریعہ ووٹ خریدنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ سرینواس ریڈی نے الزام عائد کیا کہ نتیش کمار کی کارکردگی ملک کے تمام چیف منسٹرس کے مقابلہ انتہائی ناقص ہے۔ رائے دہندوں نے جے ڈی یو حکومت کو برطرف کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی وعدوں پر عوام بھروسہ کرنے والے نہیں ہیں۔ بہار میں بے روزگاری اہم مسئلہ ہے اور جے ڈی یو بی جے پی حکومت نے نوجوانوں کی بھلائی اور روزگار کی فراہمی پر توجہ نہیں دی۔ بہار میں نوجوان رائے دہندے فیصلہ کن موقف رکھتے ہیں۔ بہار چناو ? کے پہلے مرحلہ میں سرینواس ریڈی پٹنہ کے کئی اسمبلی حلقہ جات میں انتخابی مہم چلائیں گے

کانسٹبل کے قتل کا ملزم گرفتار، انکاؤنٹر کی تردید: پولیس کمشنر

ایک شخص آصف پر جان لیوا حملہ کے دوران ملزم ریاض زخمی، پولیس تحویل میں زیر علاج، تفتیش جاری

نظام ا?باد: پولیس کانسٹبل پرمود کے قتل کے مرکزی ملزم ریاض عرب کے مبینہ انکاؤنٹر کے بارے میں افواہوں کی تردید کرتے ہوئے نظام ا?باد پولیس کمشنر سائی چیتنیہ نے کہا کہ ریاض زندہ ہے اور پولیس نے اس پر کوئی فائرنگ نہیں کی۔ کمشنر پولیس سائی چیتنیہ نے بتایا کہ ریاض کو شدید زخمی حالت میں پولیس نے حراست میں لیا ہے اور فوری اسپتال منتقل کرکے علاج کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاض پر پولیس کی جانب سے گولی نہیں چلائی گئی۔ وہ زندہ ہے اور علاج جاری ہے۔ تفصیلات کے مطابق اتوار کی صبح نظام ا?باد ٹاؤن 6 پولیس حدود کے سارنگ پور میں ریاض نے ایک شخص ا?صف پر جان لیوا حملہ کی کوشش کی۔ اس دوران دونوں میں جھگڑا ہوا۔ جس میں ریاض اور ا?صف دونوں زخمی ہوگئے۔ اطلاع پر پہنچے پولیس اہلکاروں نے فوری کارروائی ریاض کو گرفتار کرلیا اور دونوں کو علاج کیلئے اسپتال منتقل کیا۔ پولیس کمشنر نے عوام سے اپیل کی کہ وہ افواہوں پر یقین نہ کریں۔ ریاض اس وقت پولیس تحویل میں ہے اور اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے، کمشنر پولیس نے کہا کہ نظام ا?باد پولیس کے مطابق، یہ واقعہ اس وقت پیش ا?یا جب کانسٹبل پرمود کے قتل کیس کی تفتیش جاری تھی اور ریاض کی گرفتاری کیلئے تلاشی مہم جاری تھی۔ کل رات بھی پولیس نے ریاض کو گرفتار کرنے کی کوشش کی تھی اور پولیس کو دیکھ کر فرار ہورہا تھا پولیس نے فائرنگ بھی کی تھی لیکن یہ کنال میں چھلانگ لگا کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ ڈرون کی مدد سے علاقے میں پولیس تحقیقات کررہی تھی اور علاقے کو پولیس کی چھاؤنی میں تبدیل کردیا تھا لیکن پولیس کو کوئی سراغ نہیں ملا تھا ا?ج اسی علاقہ میں صبح سے پولیس سرگرم تھی اور اس کی تلاش کیلئے نیکسلائٹس کی تلاشی مہم کے انداز میں تلاش کررہے تھے۔ بالاخر پولیس کے ہاتھ لگنے کی اطلاع ہے لیکن فائرنگ میں ہلاکت کی اطلاع کو پولیس نے افواہ قرار دیا ہے۔

مولانا حافظ پیر شبیر احمد کا سانحہ ارتحال

حیدرا?باد۔ محبوب العلماء ؒ مولانا حافظ پیر شبیر احمد صدر جمیع ? علمائے ہند تلنگانہ ا?ج صبح کی اولین ساعتوں میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا حافظ پیر شبیر احمد کچھ عرصہ سے علیل تھے۔ ا?ج صبح اپنی قیامگاہ واقع شاہین نگر میں ا?خری سانس لی۔ صدر جمیع ? علمائے ہند اپنی منکسر المزاجی اور صحبت علماء ؒ واکابرین وعشق نبی ? کی وجہ سے علماء ؒ میں محبوب العلماء ؒ کے لقب سے مشہور تھے اور ان کی مذہبی' سیاسی اور سماجی خدمات سے بلاتفریق مذہب وملت ہر کوئی مستفید ہوتا رہا ہے۔ انہوں نے اپنی 79 سالہ عمر کا بڑا حصہ مذہبی وسماجی کاموں میں گذارا۔ حافظ پیر شبیر احمد حضرت فدائے ملت امیر الہند مولانا سید اسعد مدنی ? کے جانثار و معتقدین خاص میں تھے۔ انہوں نے حضرت فدائے ملت ? کے دور میں جو خدمات انجام دیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ مولانا حافظ پیر شبیر احمد نے صدر جمیع ? علمائے ہند متحدہ ا?ندھراپردیش کی حیثیت سے 2024 تک خدمات انجام دیں اور معتمد عمومی جمیع ? علمائے ہند مولانا محمود اسعد مدنی سے ان کا گہرا تعلق خاطر رہا۔ حضرت محبوب العلماء ؒ کے سانحہ ? ارتحال کی اطلاع پر ان کے مکان واقع شاہین نگر پر علماء ؒ اکرام' سیاسی قائدین' سماجی کارکنوں' مصلحین ملت' صحافیوں کی بڑی تعداد پہنچ گئی اور فرزندان سے ملاقات کرکے پرسہ دیا۔ انتقال کی اطلاع پر مکان پہنچ کر پرسہ دینے والوں میں بیرسٹر اسدالدین اویسی صدر مجلس ورکن پارلیمنٹ حیدرا?باد' جناب عامر علی خان رکن قانون ساز کونسل' مسٹر بی مہیش کمار گوڑ صدر پردیش کانگریس' جناب محمد علی شبیر مشیر حکومت ایس سی' ایس ٹی' بی سی اور اقلیتی طبقات' مولانا عبدالقوی مظاہری' مولانا محمد بانعیم مولانا مصدق القاسمی' مولانا عبدالستار ورنگل' مفتی محمد عظیم الدین انصاری ناظم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم و کئی سرکردہ علماء ؒ شامل ہیں۔ نماز جنازہ مسجد کنزالعلوم شاہین نگر میں ادا کی گئی اور تدفین قبرستان مشیرآباد میں عمل میں آئی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کرنے والوں میں صدر مسلم پرسنل لا بورڈ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی' مولانا سید شاہ جمال الرحمٰن قادری' مولانا عبیدالرحمٰن اطہر' مولانا محمد حسام الدین ثانی جعفر پاشاہ' جناب محمد اظہر الدین امیر جماعت اسلامی تلنگانہ' جناب حامد محمد خان' مولانا احسن بن محمد الحمومی' جناب مشتاق ملک' مولانا شیخ محمد شبیر فیضی' جناب بی شفیع اللہ آئی ایف ایس' جناب مسیح اللہ خان' جناب فہیم قریشی کے علاوہ دیگر اہم شخصیات شامل ہیں۔ نماز جنازہ مرحوم کے پوترے مولانا پیر عبدالوہاب قاسمی نے پڑھائی۔

’گرین پٹاخے‘ محض ایک دھوکہ، ایک بار پھر دہلی-این سی آر میں دیوالی پر نظر آئے گا دھواں ہی دھواں!

سپریم کورٹ نے دہلی-این سی آر میں اس بار دیوالی کے دوران 5 دنوں کے لیے گرین پٹاخوں سے آتش بازی کی اجازت دے دی ہے۔ یہ ’گُڑ کھا کر گلگلے سے پرہیز‘ کرنے سے زیادہ کچھ نہیں۔ گرین پٹاخے روایتی پٹاخوں سے کچھ ہی کم نقصاندہ ہیں۔ یہ صرف نمائش والی بہتری ہے، مسئلہ کا حقیقی حل نہیں۔ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ انتظامیہ رسمی جانچ پڑتال ہی کر پاتی ہے اور گرین پٹاخوں کے نام پر اکثر لیبل لگا کر روایتی پٹاخے ہی فروخت کیے جاتے ہیں۔ کئی علاقوں میں ابھی سے عام پٹاخے فروخت ہونے کی خبریں میڈیا میں آ رہی ہیں۔ ویسے دیوالی پر پٹاخہ جلانے اور آتش بازی کرنے کی بات کو روایت اور ثقافت سے جوڑنے والے لوگ بھی یہ نہیں بتا پاتے کہ آخر اس کی شروعات کب ہوئی تھی۔ کسی کے بھی استقبال میں دیے سجانے اور لمبے لمبے بانسوں پر قندیل جلانے کے ذکر تو ملتے ہیں، لیکن آتش بازی کے ثبوت نہیں ملتے۔ پھر بھی، اسے ثقافت سے جوڑ دیا گیا ہے۔ گرین پٹاخے محض نام کے ہی ’گرین‘ یعنی سبز ہوتے ہیں۔ عام پٹاخوں میں بیریم نائٹریٹ، سلفر، ایلومینیم اور پوٹیاشیم نائٹریٹ جیسے کیمیکلز ہوتے ہیں جو جلنے پر زہریلی گیسیں چھوڑتے ہیں۔ گرین پٹاخوں میں انہی کیمیکلز کی مقدار کم رکھی جاتی ہے یا کچھ جگہ ان کی جگہ کم نقصاندہ مرکبات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ انہیں حکومت ہند کے سائنسی ادارے سی ایس آئی آر (سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ کونسل) اور نیری (نیشنل انوائرمنٹل انجینئرنگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ) نے تیار کیا ہے تاکہ روایتی پٹاخوں کے مقابلے میں 30 فیصد تک کم آلودگی ہو۔ گرین پٹاخے 3 قسم کے تیار کیے گئے: پہلا ہے ’سواس‘ یا ’سیف واٹر ریلیزر‘۔ یہ جلنے پر پانی کی بھاپ چھوڑتے ہیں جو دھول کے ذرات کو دبانے میں مدد کرتی ہے۔ اس میں سلفر اور پوٹا؟ شیم نائٹریٹ کا استعمال نہیں ہوتا۔ دوسرا ہے ’اسٹار‘، جسے ’سیف تھرمائیٹ کریکر‘ کہا جاتا ہے۔ ان میں پوٹا؟ شیم نائٹریٹ اور سلفر نہیں ہوتا۔ یہ کم شور کے ساتھ ’پی ایم‘ ذرات کو کم خارج کرتے ہیں۔ تیسرا ہے ’سفل‘ یعنی ’سیف منیمم ایلومینیم‘، جس میں روایتی پٹاخوں میں استعمال ہونے والے ایلومینیم کی مقدار بہت کم رکھی جاتی ہے، یا اس کی جگہ میگنیشیم جیسے متبادل کا استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ اس طرح کے پٹاخے بنانا کچھ مہنگا ہوتا ہے، اس لیے بیشتر بازار میں صرف لیبل لگا کر روایتی پٹاخے ہی فروخت کیے جاتے ہیں۔ 2018 میں سپریم کورٹ نے روایتی پٹاخوں پر پابندی لگا کر صرف گرین پٹاخوں کی اجازت دی تھی۔ تب سے یہ پٹاخے بازار میں فروخت ہو رہے ہیں۔ لیکن سی ایس آئی آر اور نیری کی رپورٹ کے مطابق 2023 میں فروخت ہونے والے تقریباً 70 فیصد گرین پٹاخے اصلی نہیں تھے۔ یعنی پالیسی بنی، لیکن نگرانی نہیں ہوئی۔

گرین پٹاخوں میں چاہے بیریم نہ ہو، لیکن امونیم اور ایلومینیم مرکبات کے جلنے سے نکلنے والے باریک ذرات بدستور موجود رہتے ہیں۔ یہ ذرات جسم میں جا کر پھیپھڑوں میں سوزش، سر درد اور سانس لینے میں دشواری جیسی تکالیف پیدا کرتے ہیں۔ گرین پٹاخوں میں پوٹا؟ شیم نائٹریٹ، امونیم نائٹریٹ اور ایلومینیم پاؤڈر کا استعمال ہوتا ہے، اور ان کے جلنے سے بھی نائٹروجن آکسائیڈ اور ایلومینیم آکسائیڈ پیدا ہوتے ہیں جو پھیپھڑوں، آنکھوں اور جلد کے لیے نقصان دہ ہیں۔ امونیم نائٹریٹ کئی ملکوں میں دھماکہ خیز مواد کے طور پر ممنوع ہے۔ پٹاخے ہوں یا کوئی بھی جلنے کا عمل، اس میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر گیسوں کا اخراج ہوتا ہی ہے۔ گرین پٹاخوں میں بھی جلنے کے لیے استعمال ہونے والے مواد سے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور نائٹرس آکسائیڈ جیسی گرین ہاؤس گیسیں خارج ہوتی ہیں۔ ہاں، یہ روایتی پٹاخوں سے تقریباً 30 فیصد کم ہے۔ دہلی، چنئی اور حیدرآباد میں گزشتہ چند برسوں میں کیے گئے تجربات میں پایا گیا کہ گرین پٹاخے بھی ’پی ایم 2.5‘ اور ’پی ایم 10‘ ذرات کی سطح 20 سے 25 فیصد تک بڑھا دیتے ہیں۔ دیوالی کی شب اور اگلے دن شہروں کی فضا میں دھول، دھواں اور گیسیں ویسی ہی گھٹن پیدا کرتی ہیں جیسی عام پٹاخوں سے ہوتی ہے۔ گرین پٹاخوں سے نکلنے والا دھواں بھی پھیپھڑوں اور آنکھوں کے لیے نقصان دہ ہے۔ چاہے گرین پٹاخے آلودگی میں کچھ کمی لاتے ہوں، لیکن شور کی شدت کم نہیں ہوتی۔ ان کا شور 110 سے 125 ڈیسی بل تک درج کیا گیا ہے، جبکہ قانونی حد 90 ڈیسی بل ہے۔ بچوں اور بزرگوں کے لیے یہ شور بھی اتنا ہی نقصاندہ ہے جتنا پرانے پٹاخوں کا تھا۔ کئی ماحولیاتی ماہرین نے ’گرین کریکرز‘ کے تصور کو ہی متضاد قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ گرین پٹاخوں سے آلودگی کم تو ہوتی ہے، لیکن اگر انہیں بڑی مقدار میں جلایا جائے تو ہوا کے معیار پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا۔ چاہے گرین پٹاخے کچھ زہریلی گیسوں کا اخراج کم کرتے ہوں، پھر بھی یہ انتہائی باریک مضر ذرات اور گیسیں چھوڑتے ہیں جو انہیں ’محفوظ‘ کے بجائے صرف ’کم نقصان دہ‘ بناتے ہیں۔ نیری کے نمونوں کی کیمیائی جانچ میں پایا گیا کہ گرین پٹاخوں سے نکلنے والے دھوئیں میں سوڈیم، ایلومینیم، میگنیشیم، اسٹرونشیم اور کاپر آکسائیڈ جیسے ذرات موجود ہیں۔ یہ ذرات سانس کے ذریعے پھیپھڑوں میں جا کر آکسیڈیٹیو اسٹریس اور ڈی این اے نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ ایک کلو گرین پٹاخے کے جلنے سے تقریباً ڈیڑھ کلو کاربن ڈائی آکسائیڈ، 200 گرام نائٹرس آکسائیڈ اور امونیا و کلورائیڈ گیسیں خارج ہوتی ہیں، جو فضا میں جا کر ایسڈ رین (تیزابی بارش) کا امکان بڑھاتی ہیں۔ یعنی ’گرین‘ ہونے کے باوجود یہ گیسیں آب و ہوا کی تبدیلی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس لیے گرین پٹاخے دکھاوے کی بہتری ہیں، اصلی حل نہیں۔ کیا روایت اور تہوار کے نام پر اپنے ہی سماج کو اس طرح بیمار کرنا کسی کا مقصد ہو سکتا ہے؟

سرسید احمد خاں: قوم کی فکری بیداری اور علمی انقلاب کے معمار

ہندوستانی دنیائے تعلیم و تعلم کی ایک بے مثال اور قابلِ قدر شخصیت، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بانی سرسید احمد خاں 17 اکتوبر 1817 کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب بابِ مدین؟ العلم امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب ؟ اور رسولِ اکرم ؟ کی دخترِ گرامی حضرت فاطمہ زہرا ؟ کی پاکیزہ نسل میں حضرت امام محمد تقی ؟ سے ستائیسویں پشت میں جا ملتا ہے، جیسا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی جامع مسجد میں آپ کے مرقد پر نصب سرخ پتھر پر کندہ ہے۔ آپ کے والد سید محمد متقی المعروف میر متقی دہلوی، والدہ عزیز النساء اور اہلیہ پارسا بیگم المعروف مبارک بیگم تھیں۔

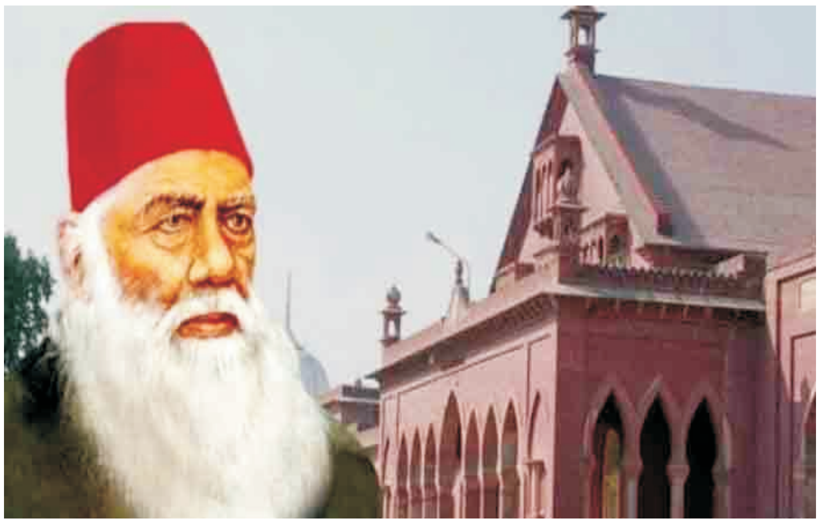

سرسید مسلمانوں کے ہمدرد اور اُن کے روشن مستقبل کے لیے فکرمند رہنے والے مخلص انسان تھے۔ انھوں نے بجنور، آگرہ، مرادآباد، غازی پور اور بنارس میں اعلیٰ سرکاری عہدوں پر رہتے ہوئے مسلمانوں کی معاشی پسماندگی، تعلیمی زوال قیادت کی غفلت و بدحالی اور حکومتی ناقدری کو قریب سے دیکھا۔ ان مشاہدات نے اُن کے دل میں اضطراب پیدا کیا کہ اگر اب اصلاح اور بیداری پیدا نہ کی گئی تو مستقبل میں مسلمان محض خانساماں، خدمتگار پنچر لگانے والے، ٹھیلہ چلانے اور مزدور بن کر رہ جائیں گے۔ چنانچہ سرسید نے فیصلہ کیا کہ قوم کو جہالت و جمود سے نکال کر علم و شعور کے قومی دھارے میں شامل کیا جائے۔ اُن کے نزدیک مسلمانوں کی تمام مشکلات کی جڑ عدمِ واقفیت یعنی جہالت تھی۔ اِس کمی کو دور کرنے کے لئے انھوں نے 1864 میں غازی پور میں "سائنٹفک سوسائٹی" قائم کی، جس کے تحت مغربی زبانوں کی اہم علمی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا گیا۔ پھر 1870 میں اسی مقصد کے لیے انھوں نے رسالہ "تہذیب الاخلاق" جاری کیا، تاکہ مسلمانوں میں وقت شناسی، فکری بیداری اور ذوقِ مطالعہ پیدا ہو۔

1875 میں سرسید نے علی گڑھ میں مدرس؟ العلوم کی بنیاد رکھی، جو بعد میں محمدن اینگلو اورینٹل کالج کہلایا، اور وہ ہی بالآخر 1920 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی صورت میں سامنے آیا۔ سرسید کا یہ وہ خواب تھا جس کی تعبیر آج ساری دنیا دیکھ رہی ہے۔ 1888 میں برطانوی حکومت نے اُن کی خدمات کے اعتراف میں انھیں "سر" کے خطاب سے نوازا۔

افسوس کہ یہ علمی مجاہد، جس نے نسلوں کو علم، عزت، شعور اور خودداری کی راہ دکھائی، 27 مارچ 1898 کو 81 برس کی عمر میں قانون پروردگار کے مطابق اس دنیا سے رخصت ہو گیا، اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی جامع مسجد کے احاطے میں مدفون ہو گیا۔

آج سرسید کے یوم ولادت کی مناسبت سے پوری علمی دُنیا اُنھیں سرسید ڈے کے عنوان سے خراج عقیدت پیش کر رہی ہے، لیکن آیئے سوچیں کہ اس عظیم رہنما کو حقیقی خراجِ عقیدت کیسے پیش کیا جائے، جو ہمیں ملک کی اولین ریسرچ یونیورسٹیوں میں شمار ہونے والی ایک عظیم الشان یونیورسٹی تحفہ میں دے گا۔

یاد رکھیے سرسید بھی ہماری طرح انسان تھے، اُنکے بھی والدین تھے، اولاد وہ بھی رکھتے تھے، ایک خاتون کے شوہر اور خواہشات کے حامل وہ بھی تھے۔ لیکن فرق یہ تھا کہ انھوں نے اپنی ذاتی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے حقوق الناس اور قوم کی اصلاح کو کبھی فراموش نہیں کیا۔

آج جب علیگ برادری دنیا بھر میں سرسید ڈے مناتی ہے، اُنھیں منانے کا حق بجا ہے۔ مگر اِس موقع پر خود سے یہ سوال بھی کریں کہ یومِ ولادت صرف سرسید کا کیوں، ہمارا کیوں نہیں؟

جو افراد یہ سوال اپنے دل میں پیدا کر لیں، وہی کامیاب ہیں، وہی سرسید کے حقیقی وارث ہیں، وہی آنے والی نسلوں کے علمی محافظ اور اُنکی صفوں میں روشنی اور تابنا کی پیدا کریں گے۔ سرسید چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی شناخت اس طرح کی جائے کہ ’’ان کے ایک ہاتھ میں سائنس، دوسرے میں فلسفہ، اور سر پر لا الہ الا اللہ کا تاج ہو۔‘‘ یہ خواہش کی تکمیل کے لیے سرسید نے صِرف معجزے اور غیبی مدد کا انتظار نہیں کیا بلکہ عملی طور پر میدانِ عمل میں آئے۔ سوسائٹیز بنائیں، اسکول و کالج قائم کیے، یونیورسٹی کھڑی کی۔ ہمیں بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ملک کے مختلف شہروں میں تعلیمی سوسائٹیز، کوچنگ سینٹرز، لائبریریاں اور وظائف کے نظام کو فروغ دینا ہوگا، تاکہ کمزور طبقے کے طلبہ تعلیم سے محروم نہ رہیں۔ یہی اصل خراجِ عقیدت ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ سرسید بننا آسان نہیں، مگر ناممکن بھی نہیں۔ احساسِ ذمہ داری، خلوصِ نیت، اور مضبوط ارادہ ہی روشن مستقبل کا ضامن ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی سطح پر قوم کے علمی و اخلاقی ارتقا کے لیے وہی جوش و جذبہ پیدا کریں جو ایک صدی پہلے سرسید نے کیا تھا؟ دُنیائے علم و عمل میں سرسید احمد خاں دہلوی کی وہ اکلوتی شخصیت ہے جن کا یومِ ولادت سرسید ڈے کے عنوان سے پوری علمی دُنیا میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ علم دوست خصوصاً علیگرین مناتے ہیں۔ سرسید ڈے کے موقع پر علیگڑھ مسلم یونیوسٹی میں تو اِنتہائی خوبصورت نظارہ ہوتا ہے یہ موقع طلاب کے لئے کسی قومی یا علمی تہوار سے کم نہیں ہوتا، یونیورسٹی کی عمارتوں کو طلباء، اساتذہ، غیر تدریسی عملہ اور یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے سجایا جاتا ہے، پورے کیمپس میں ہر سمت قومی پرچم اور یونیورسٹی مونوگرام کے پرچم لہراتے نظر آتے ہیں۔

سرسید ڈے پَر بعض حلقوں کی جانب سے لگایا جانے والا یہ الزام غلط ہے کہ سرسید ڈے صرف ڈنر اور عشائیہ تک محدود رہتا ہے، سرسید کے فکر و عمل پر گفتگو نہیں ہوتی۔ کس کو نہیں معلوم کہ سرسید ڈے کی تقریبات کا آغاز ہی قبر سرسید پر اُس قرآنِ مجید کی تلاوت سے ہوتا ہے جس کا پہلا پیغام ہی حصول علم ہے۔

اس موقع کی سجاوٹ، گُل پوشی اور چراغاں خوشبودار نئی زندگی اور روشنی کی علامات ہیں۔ اس موقع کا ڈنر انسانی ضرورت بھی ہے اور پوری دُنیا کو علمی اتحاد اور تہذیب کا پیغام بھی ہے۔ اِس موقع کی تقریبات میں طلاب کا تقریری و تحریری مقابلے اور اُس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو ’سرسید ایوارڈ‘ سے نوازا جاتا ہے۔ (واضح رہے کہ راقم الحروف کو 1983 میں پہلا "سرسید ایوارڈ" حاصل کرنے کا شرف حاصل ہے۔)

سرسید کے مقاصد اور اُنکی علمی، ادبی اور سماجی خدمات پر مشتمل خود سرسید اور دیگر ممتاز مصنفین کی؟ تب اور تصاویر کی نمائش کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے، کینڈی ہال (مرکزی ہال) میں چانسلر یا وائس چانسلر کی صدارت میں خصوصی جلسہ منعقد ہوتا ہے، جس میں ملک و بیرونِ ملک سے ممتاز شخصیات اور اولڈ بوائز شریک ہوتے ہیں۔

یہ تمام سرگرمیاں یقیناً اہم اور قابلِ ستائش ہیں، مگر طلبہ یاد رکھیں کہ اصل خراجِ عقیدت تب ادا ہوگا جب یہاں کے طلاب موجودہ دور کے تقاضوں اور ضروریاتِ کو پورا کرنے والے ہر شعبہ علم میں سب سے نمایاں اور آگے نظر آئیں، یہ ہی سرسید کی خواہش تھی، یہ ہی علیگڑھ تحریک کا مقصد اور یہ ہی ملک و ملت کی حقیقی ضرورت ہے۔

کانگریس پارٹی سیکولرازم اور سماجی انصاف کے اصولوں پر قائم: اتم کمار ریڈی

سلمان خورشید کو تیسری نسل کی نمائندگی کا اعزاز، راجیو گاندھی سدبھاونا تقریب سے ریاستی وزیر کا خطاب

حیدرآباد۔ وزیر آبپاشی اتم کمار ریڈی نے کہا کہ کانگریس پارٹی سیکولرازم اور سماجی انصاف کے عہد پر قائم ہیں اور تلنگانہ میں بہتر حکمرانی کے ذریعہ ترقیاتی اور فلاحی اسکیمات پر عمل کیا جارہا ہے۔ اتم کمار ریڈی آج تاریخی چارمینار کے دامن میں 35 ویں راجیو گاندھی سدبھاونا یاترا یادگاری تقریب سے صدارتی خطاب کررہے تھے۔ 1990 میں آنجہانی راجیو گاندھی نے اسی مقام سے سدبھاونا یاترا کا آغاز کیا تھا۔ اتم کمار ریڈی نے کہا کہ کانگریس پارٹی اور نہرو گاندھی خاندان نے ہمیشہ سیکولرازم کی پاسداری کو اولین ترجیح دی ہے۔ ملک کے اتحاد اور سالمیت کے لئے اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی نے اپنی جان قربان کردی اور کانگریس پارٹی آج تک بھی ملک کے اتحاد کے ساتھ ساتھ سیکولرازم کی برقراری کے لئے جدوجہد کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ راجیو گاندھی نے ملک میں فرقہ وارانہ ماحول کو ختم کرنے کے لئے سدبھاونا یاترا کا آغاز کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی نے ملک بھر میں امن اور بھائی چارہ کے پیام کو عام کرنے کے لئے حیدرآباد کا انتخاب کیا تھا۔ اتم کمار ریڈی نے ٹی نرنجن کی ستائش کی جو بی سی کمیشن کے صدرنشین ہیں انہوں نے گزشتہ 35 برسوں سے راجیو گاندھی سدبھاونا دیوس کے اہتمام کی روایت قائم کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی آر ایس کے 10 سالہ دورحکومت میں سدبھاونا دیوس کے انعقاد کی اجازت نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ٹریفک میں خلل کے نام پر راجیو گاندھی کی سدبھاونا یاترا یادمنانے سے بی آر ایس حکومت نے روک دیا تھا۔ اتم کمار ریڈی نے کہا کہ قانونی جدوجہد کے ذریعہ نرنجن نے تاریخی چارمینار کے پاس پرچم کشائی کی اجازت حاصل کی تھی۔ ریاستی وزیر نے کہا کہ کانگریس پارٹی کو فخر حاصل ہے کہ اس نے سابق مرکزی وزیر سلمان خورشید جیسی شخصیت کو سدبھاونا ایوارڈ کے لئے منتخب کیا۔ سلمان خورشید کا شمار کانگریس پارٹی میں باوقار قائدین میں ہوتا ہے۔ ان کے دادا ڈاکٹر ذاکر حسین ملک کے تیسرے صدر جمہوریہ تھے۔ والد خورشید عالم خاں رکن پارلیمنٹ، مرکزی وزیر خارجہ اور پھر تین ریاستوں کے گورنر رہے۔ سلمان خورشید نے اپنے دادا اور والد کی روایات کو جاری رکھا ہے۔ والد اور فرزند دونوں نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیں۔ سلمان خورشید نے اندرا گاندھی کے آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی کے عہدہ سے اپنے سیاسی سفر کا آغاز کیا۔ مرکزی کابینہ میں قانون، اقلیتی امور اور کامرس جیسی اہمیت وزارتوں پر فائز رہے۔ سابق میں سدبھاونا ایوارڈ سابق چیف منسٹر کے روشیا کو دیا جاچکا ہے۔ اتم کمار ریڈی نے کہا کہ سماجی انصاف کے لئے حکومت نے مجالس مقامی میں پسماندہ طبقات کو 42 فیصد تحفظات فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عمل آوری کی راہ میں بی آر ایس اور بی جے پی رکاوٹ بن رہے ہیں۔

بی سی تحفظات کے حق میں تلنگانہ بند پرامن و کامیاب‘ عوامی حمل ونقل متاثر

تجارتی و تعلیمی ادارے بند رہے۔ سڑکیں سنسان۔ نلہ کنٹہ میں ایک شوروم و ٹفن سنٹر پر حملہ‘ پٹرول پمپ پر پتھراؤ

حیدرآباد۔ بی سی جوائنٹ ایکشن کمیٹی کی جانب سے مقامی اداروں کے انتخابات میں بی سی طبقات کو 42 فیصد تحفظات فراہم کرنے کے مطالبہ پر آج منایا گیا۔ بند یکا دکا واقعات کے سواء ؍ پرامن و کامیاب رہا ہے۔ اس بند کی حکمران کانگریس، اپوزیشن بی آر ایس، بی جے پی، سی پی آئی، سی پی ایم، ٹی جے ایس، تلنگانہ جاگرتی، سی پی آئی ایم ایل نیوڈیموکریسی، ماویسٹوں، ایم آر پی ایس، مالا مہاناڈو، قبائلی، ایس سی، مینا ریٹی، طلبہ تنظیموں نے تائید کی۔ صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ، ریاستی وزراء ؍ نے احتجاج میں حصہ لیا۔ تعلیمی وتجارتی اداروں نے بندرہ کر بند کی تائید وحمایت کی۔ آر ٹی سی بسیں شام 5 بجے تک بس ڈپوز تک محدود رہی۔ صبح سے بی سی تنظیموں کے نمائندے سیاسی قائدین اور عوامی منتخب نمائندے آر ٹی سی بس ڈپوز کے سامنے احتجاجی دھرنا منظّم کررہے تھے۔ پبلک ٹرانسپورٹ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ٹرانسپورٹ نظام درہم برہم ہوگیا۔ بند کی وجہ سے شہر اور اضلاع میں سڑکیں سنسان نظر آرہی تھی۔ جس سے دیوالی تہوار کے پیش نظر مختلف ریاستوں اور اضلاع جانے والے مسافرین کو مشکلات ودشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مجبوریوں کا فائدہ اٹھا کر خانگی گاڑیوں نے عوام سے دوگنا کرایہ وصول کیا جس پر عوام نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ بی سی بند کے موقع پر دلسکھ نگر میں کچھ دیر کیلئے کشیدگی پیدا ہوگئی۔ دلسکھ نگر ڈپو کے سامنے سڑک پر بیٹھ کر قائدین نے احتجاج کیا اور بسوں کو ڈپوز سے نکلنے نہیں دیا جس سے احتجاجی قائدین اور پولیس میں بحث وتکرار ہوگئی۔ سکندرآباد کے کنٹونمنٹ میں ریاستی وزیر کونڈا سریکھا کے ساتھ مقامی رکن اسمبلی گنیش ودیگر کانگریس قائدین نے احتجاج میں حصہ لیا۔ سکندرآباد جوبلی بس اسٹانڈ کے پاس ہوئے دھرنے میں بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ ایٹالہ راجندر نے حصہ لیا۔ ایم جی بی ایس کے پاس پر بھی احتجاجی دھرنا منظّم کیا گیا۔ محبوب نگر آر ٹی سی ڈپو کے سامنے بی آر ایس قائد سرینواس گور نے حصہ لیا۔ نظام آباد، وقارآباد، بس ڈپوز کے سامنے بی سی نمائندوں اور سیاسی قائدین نے احتجاجی دھرنا منظّم کیا۔ ضلع رنگاریڈی کے شادنگر میں بنگلور، حیدرآباد شاہراہ پر کانگریس رکن اسمبلی وی شنکر نے احتجاج میں حصہ لیا۔ پولیس نے رکن اسمبلی کو حراست میں لے کر پولیس اسٹیشن منتقل کیا۔ جس کے بعد ٹریفک بحال ہوئی۔ حیدرآباد کے نلہ کنٹہ میں بند کے دوران کشیدگی پیدا ہوگئی۔ بجاج شوروم اور ٹفن سنٹر کھلا رکھنے پر احتجاجیوں نے برہمی کا اظہار کیا۔ پتھراؤ سے شوروم کے شیشے ٹوٹ گئے ساتھ ہی ایک پٹرول پمپ پر حملہ کیا گیا جس سے مشین کو نقصان پہونچا۔ اطلاع پر پولیس نے وہاں پہونچکر حالات کو قابو میں کرلیا۔ خیریت آباد چوراہا پر تلنگانہ جاگرتی صدر وایم ایل سی کویتا نے اپنے فرزند آدتیہ کے ساتھ احتجاج میں حصہ لیا۔ بی آر ایس قائدین سرینواس یادو، جی کملاکر، سرینواس گوڑ ودیگر نے آر ٹی سی چوراہا پر احتجاج میں حصہ لیتے ہوئے بند کی تائید کی

یادو طبقہ کو بہتر سیاسی مواقع فراہم کرنے ریونت ریڈی کا تیقن

حیدرآباد صدر سمیلن سے خطاب، بنڈارو دتاتریہ، ریاستی وزراء ؍ اور بی جے پی صدر کی شرکت

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے کہا کہ حکومت کی جانب سے یادو طبقہ کو سیاسی مواقع فراہم کرنے میں ترجیح دی جائے گی اور انہیں حکومت کی تمام ویلفیر اسکیمات کے دائرہ میں شامل کیا جائے گا۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے آج این ٹی آر اسٹیڈیم میں صدر سمیلن میں شرکت کی جس کا اہتمام سری کرشنا صدر سمیلن اتسو سمیتی کی جانب سے کیا گیا۔ ہر سال دیپاولی کے موقع پر صدر سمیلن کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے خطاب کرتے ہوئے یادو طبقہ کو حکومت کی جانب سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت یادو کمیونٹی کے مسائل حل کرنے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ یادو کمیونٹی کے نمائندوں سے ملاقات کے لئے ہمیشہ تیار ہیں۔ وہ اپنے مسائل کے لئے رجوع ہوسکتے ہیں۔ چیف منسٹر نے تیقن دیا کہ یادو کمیونٹی کو بہتر سیاسی مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ انہوں نے یادو سماج سے حیدرآباد کی ترقی میں تعاون کی اپیل کی۔ انہوں نے علیحدہ تلنگانہ تحریک اور نئی ریاست کی تعمیر نو میں یادو کمیونٹی کے رول کی ستائش کی۔ تلنگانہ حکومت نے صدر اتسو کو ریاستی فیسٹیول کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا ہے اور حکومت کی جانب سے فنڈس فراہم کئے جاتے ہیں۔ صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ اور ریاستی وزراء ؍ پونم پربھاکر، وی سری ہری، پی سرینواس ریڈی، جی ویویک وینکٹ سوامی، سابق گورنر ہریانہ بنڈارو دتاتریہ، رکن ساجیہ سبھا انیل کمار یادو، سابق رکن پارلیمنٹ انجن کمار یادو، بی جے پی کے ریاستی صدر رامچند رراؤ، چیف منسٹر کے مشیر نریندر ریڈی اور مختلف کارپوریشنوں کے صدور نشین نے شرکت کی۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS #22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head Office Contact No.04045375318,www.falaknumanews.in